اللہ پاک جسم سے پاک ہے، تو دیدار کیسے ہوگا؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2024

تاریخ اجراء: 29 جمادی الاولیٰ 1446ھ/02 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اللہ پاک جسم سے پاک ہے، تو پھر اللہ پاک کا دیدار کیسے ہو گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رہے کہ عقل مخلوق و حادث ہے اور اللہ تعالی خالق و قدیم، تو عقلی خیالات و قیاسات سے اللہ تعالی کی ذات و صفات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ہمارے علمانے واضح طور پر نقل فرمایا ہے کہ کسی کو دیکھنے کے لئے اس کا جہت یا رنگ والا ہونا ضروری نہیں ہے۔

قرآن و حدیث اور عقل کی روشنی میں یہ بات تو ثابت ہے کہ اللہ تعالی کا دیدار سر کی آنکھوں سے ہو گا۔ رہی یہ بات کہ اللہ تعالی کا دیدار کیسے ہو گا؟ تو یہ بات ہماری ناقص عقل میں نہیں آسکتی، ان شاء اللہ عزوجل جب رؤیت باری تعالی ہو گی، اس وقت معلوم ہو جائے گا۔

شرح عقائد نسفیہ میں امام سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فيرى لا في مكان ولا على جهة۔۔۔ وقياس الغائب على الشاهد فاسد“

یعنی اللہ تعالی کو مکان اور جہت کے بغیر دیکھا جائے گا اور شاہد پر غائب کو قیاس کرنا فاسد ہے۔ (شرح عقائد النسفیہ، صفحہ 272، مکتبۃ البشری، کراچی)

منح الروض الازھر میں ملا علی القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”(و الله يرى في الآخرة) أي: يوم القيامة، (و يراه المؤمنون و هم في الجنة بأعين رؤوسهم) و هو قول اكثر اهل السلف (بلا تشبيه) أي: رؤية مقرونة بتنزيه لا مكنونة بتشبيه (و لا كيفية) أي: في الصورة (و لا كمية) أي: في الهيئة المنظورة (و لا يكون بينه و بين خلقه مسافة) أي: لا في غاية من القرب و لا في نهاية من البعد، و لا يوصف بالاتصال و لا بنعت الانفصال و لا بالحلول و الاتحاد كما

يقوله الوجودية المائلون إلى الاتحاد، فذات رؤيته ثابت بالكتاب و السنة إلاّ أنّها متشابهة من حيث الجهة والكمية والكيفية، فنثبت ما أثبته النقل وننفي عنه ما نزّهه العقل"

یعنی اللہ تعالی کو آخرت یعنی قیامت کے دن دیکھا جاسکے گا اور مومنین جنت میں اپنے سر کی آنکھوں سے بلا تشبیہ اس ذات بابرکت کو دیکھیں گے یعنی وہ رؤیت ایسی ہو گی جو تنزیہ کی صفت سے متصف ہو گی نہ کہ تشبیہ کی صفت سے۔ اور (وہ رؤیت) بلا کیفیتِ صورت اور بلا کمیتِ ہیئتِ منظورہ ہو گی اور نہ ہی اللہ تعالی اور مخلوق کے درمیان مسافت کا کوئی مسئلہ ہو گا یعنی نہ ہی قرب کی کوئی حد ہو گی، نہ ہی بعد کی، اور نہ ہی وہ رؤیت اتصال، انفصال اور حلول واتحاد کی صفت سے متصف ہو گی جیسا کہ بعض وجودیہ کا موقف ہے جو کہ اتحاد کی طرف مائل ہیں۔ (خلاصہ کلام یہ کہ) اللہ تعالی کی رؤیت قرآن وسنت سے ثابت ہے لیکن جہت، کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے مشتبہ ہے تو جتنی بات نقلاً ثابت ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور عقل جس چیز کی اللہ تعالی کی ذات سے نفی کرتی ہے اس چیز کو نہیں مانتے۔ (منح الروض الازھر، صفحہ 149، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: "ربِّ عزوجل فاعل مختار ہے اس کے ارادے کے سوا عالم میں کوئی شے مؤثر نہیں، رؤیت شے نہ اجتماع شرائط عادیہ سے واجب نہ ان کے انتفاء سے محال، وہ چاہے تو سب شرطیں جمع ہوں اور دن کو سامنے کا پہاڑ نظر نہ آئے اور چاہے تو بلا شرط رؤیت ہو جائے جیسے بحمدہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا دیدار کہ کیفیت وجہت ولون وو قوع ضوو محاذات و قُرب وبعد ومسافت وغیرہا جملہ شرائطِ عادیہ سے پاک ومنزہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 27، صفحہ 536-537، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "اس کا دیدار بلا کیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے، جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دہنے یا بائیں، آگے یا پیچھے، اس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہو گا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہو گا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اس وقت بتادیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے، وہ خدا نہیں اور جو خدا ہے، اس تک عقل رسا نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحة 21-22، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net